دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیّہ

سوال : انجمن احیاء السنۃ باغبانپورہ لاہور کی جانب سے ایک کارڈ کی نشرواشاعت کی گئی ہے جس میں نماز کے آخر میں سلام پھیرنے کا مسنون طریقہ ذکر کیا گیا ہے۔ کارڈ کی عبارت درج ذیل ہے:

"نماز کے آخر میں سلام پھیرنے کا مسنون طریقہ جو میری سُنّت کو زندہ کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مفہوم حدیث)

وَلَعَلَّه يُرِيْدُ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ بَيَانُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ هٰكَذَا لَا بَيَانُ الْعَدَدِ وَالْكَيْفِيَّةُ هٰذِهٖ مِنْ اِبْتِدَائِهٖ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ وَ اِنْتِهَائِهٖ فِيْ جَانِبِ الْيَمِيْنِ، ذَكَرَهٗ فِي "الْمَجْمُوْعِ" وَ"الْمُغْنِيْ" وَهُوَ الْمَعْمُوْلُ بِهٖ عِنْدَنَا ثُمَّ رَاَيْتُ التَّاوِيْلَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْمُغْنِيْ (۱-۵۹۶) عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ فَقَالَ: يُسَلِّمُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ" مَعْنَاهُ: اِبْتِدَا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" يَكُوْنُ فِيْ حَالِ الْتِفَاتِهٖ (الْمُغْنِيْ صفحہ ۵۵۶ جلد ۱) معارف السنن صفحہ ۱۱۰، جلد ۳ - قَالَ ابْنُ عَقِيْلٍ يَبْتَدِئُ بِقَوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَلْتَفِتُ قَائِلًا، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ لِقَوْلِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ" مَعْنَاهُ اِبْتِدَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ يَكُوْنُ فِيْ حَالِ الْتِفَاتِهٖ

اور شاید کہ ارادہ اُس کا یہ ہے کہ وہ اِس سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی کیفیت بیان

کرے نہ کہ تعداد اور کیفیت اس کی یہ ہے کہ ابتداء میں متوجہ ہوگا قبلہ کی طرف اور اس کا اختتام کرے گا دائیں جانب، اس کا حوالہ 'مجموع' اور 'مغنی' میں ہے اور اس پر عمل ہے احناف کا۔ پھر مغنی میں اسی تفصیل کو میں نے دیکھا۔

حضرت ابن عقیلؒ فرماتے ہیں کہ "السّلام علیکم" قبلہ رُخ ہو کر کہے اور "ورحمۃ اللہ" دائیں، بائیں مُنہ پھیرتے وقت کہے۔

حضرت ابن عقیلؒ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم "السّلام علیکم" قبلہ رُخ ہی فرماتے تھے اور "ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب چہرہ اقدس پھیرتے تھے۔

جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم "السّلام علیکم" تو بالکل قبلہ رُخ ہو کر ناک کی سیدھ میں کہا کرتے تھے اور "ورحمۃ اللہ" دائیں اور بائیں جانب فرمایا کرتے تھے۔ المغنی، ص ۵۵۲، ج۔۱"

سوال یہ ہے کہ کیا نماز میں سلام پھیرنے کا مسنون طریقہ یونہی ہے جیسا کہ کارڈ میں پیش کیا گیا ہے اگر نہیں تو وضاحت فرمادیں۔

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا ومصليا

سلام پھیرنے کے جس طریقے کی اشاعت کی جارہی ہے اور اُس کو مسنون کہا جارہا ہے حدیث میں اس طریقے کی صراحت ذکر نہیں بلکہ یہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث کی تاویل کے تحت کیفیتِ سلام کی ایک احتمالی صورت ہے جس کو ابن عقیل رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

کیفیّت سلام کے بارے میں حدیثوں سے دو طریقے ملتے ہیں:

(۱) دائیں بائیں رُخ کرنے کے بعد سلام کہنا۔

(۲) سلام کے کلمات کی ابتداء اس وقت کرنا جب چہرہ ابھی قبلہ رُخ ہو اور دائیں بائیں رُخ کرنے کے دوران ان کلمات کو مکمّل کرنا۔

کیفیّت سلام کا پہلا طریقہ

عن ابن مسعود قال ان رسول الله صلّى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه السّلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده الايمن وعن يساره السّلام عليكم ورحمة الله حتى يرى بياض خده

الاسیر (رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام کہتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے دائیں رُخسار کی سفیدی دیکھی جاتی تھی اور آپ بائیں جانب سلام کہتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے بائیں رُخسار کی سفیدی دیکھی جاتی تھی)

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(کان یسلم) ای من صلاتہ حال کونہ ملتفتا بخدہ (عن یمینہ) ای مجاوزا نظرہ عن یمینہ کما یسلم احد علی من یمینہ (مرقات ص ۳۵۴/۲)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام کہتے تھے اس حال میں کہ آپ اپنے رُخسار کے ساتھ دائیں جانب پھرے ہوتے تھے یعنی آپ اپنی نظروں کو دائیں جانب کیے ہوئے تھے جیسا کہ کوئی شخص اپنی دائیں جانب موجود شخص کو سلام کہتے ہوئے کرتا ہے۔

اسی طریقے کو جامع الرموز میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

ثم یحول المصلی وجهہ اولا کما فی الحقائق حتی یری بیاض خدہ کما فی المبسوط ثم یسلم الامام (المصلی)، ... فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ (جامع الرموز ص ۱۶۱)	نمازی (امام)، پہلے اپنا چہرہ پھیرے جیسا کہ حقائق میں ہے یہاں تک کہ اُس کے رُخسار کی سفیدی دیکھی جائے جیسا کہ مبسوط میں ہے۔ پھر امام سلام کرے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

کیفیت سلام کا دوسرا طریقہ

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ وسلم یسلم فی الصلاۃ تسلیمۃ تلقاء وجهہ ثم یمیل الی الشق الایمن شیئا (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کہتے تھے سامنے کے رُخ پھر دائیں طرف کو کچھ رُخ پھیر لیتے تھے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ای یبدأ بالتسلیم محاذاۃ وجهہ قال ابن حجر ای یبتدأ بھا وھو مستقبل القبلۃ	یعنی سلام کو سامنے کے رُخ سے شروع کرتے تھے۔ ابن حجر نے کہا مطلب یہ ہے کہ سلام کی ابتدا کرتے تھے جبکہ آپ قبلہ رُخ ہوتے تھے۔

معارف السنن میں مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔

و تأوّل فیہ بعض المتأولین بان البداءۃ کان بہ من تلقاء الوجہ ممتدا بہ الی الیمین ومثلہ ذکرہ فی الکوکب الدری ... والکیفیۃ ہذہ من ابتدائہ تلقاء الوجہ و انتہائہ فی جانب الیمین ذکرہ فی المجموع و المغنی وھوالمعمول بہ عندنا (معارف السنن ج۳ ص۱۱۰)	بعض تاویل کرنے والوں نے یہ تاویل کی کہ ابتدا اس وقت ہو جب چہرہ قبلہ رُخ ہو اور اس کو دائیں جانب تک پھیلا دے۔ یہی بات الکوکب الدری میں بھی ذکر کی ہے . . . کیفیّت یوں ہے کہ سلام کی ابتدا سامنے کی طرف ہو اور انتہا دائیں جانب ہو۔ اسی کو مجموع اور مغنی میں ذکر کیا ہے اور اسی پر ہمارے ہاں عمل ہے۔

حاصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں طریقے حدیث سے ہی نکلتے ہیں، البتہ دوسرے طریقے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ اس میں پہلی یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے معارف السنن میں مولانا بنوری رحمہ اللہ نے وھوالمعمول بہ عندنا کہہ کر اس طریقے کو ترجیح دی ہے۔

رہی سلام کی وہ کیفیّت جو مغنی میں ابن عقیل سے مذکور ہے اس میں اس حد تک تو اتّفاق ہے کہ ابن عقیل رحمہ اللہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اسی تاویل کو اختیار کیا ہے جو الکوکب الدری میں مذکور ہے لیکن اس تاویل کے تحت کیفیّت سلام کی جو مکمل صُورت اُنھوں نے ذکر کی ہے مولانا یُوسف بنوری رحمہ اللہ نے معارف السنن میں اس کو اختیار نہیں کیا ہے یعنی یہ کہ السلام علیکم کے کلمات تو قبلہ رُخ ہوتے وقت کہے جائیں اور صرف ورحمۃ اللہ کے کلمات، دائیں بائیں رُخ کرتے ہُوئے کہے جائیں اسی وجہ سے اُنھوں نے معارف السنن میں اس کو ذکر بھی نہیں کیا۔

غرض ابن عقیل رحمہ اللہ کی ذکر کردہ کیفیّت (سلام) کو مولانا بنوری رحمہ اللہ نے وھوالمعمول بہ عندنا نہیں کہا بلکہ تاویل سے اتّفاق کرتے ہُوئے اس سے کچھ مختلف کیفیّت کو اختیار کیا ہے یعنی چہرہ ابھی قبلہ رُخ ہو کہ سلام کہنا شروع کرے خواہ اس حالت میں آدھے لفظ ہی کی ادائیگی ہو اور پھر رُخ پھیرنے کے دوران کہتا جائے اور انتہا دائیں یا بائیں رُخ ہونے پر ہو۔ اسی کو انھوں نے وھو المعمول بہ عندنا کہا ہے اور اسی کا قول ابن حجر اور ملا علی قاری رحمہما اللہ نے کیا ہے۔

(بقیہ ص ۶۳ پر)

مدظلہم العالی نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں جامعہ کی ترقی اور طلباء کی تعلیم میں کامیابی کی دُعا فرمائی۔

اس سال جامعہ کے تحریری امتحان کا اجمالی جائزہ۔

کل شرکاء: ۱۳۰، ممتاز: ۵۸، جید جدًا: ۲۶، جید: ۲۴، مقبول: ۱۵، راسب (رفیل): ۷،

درجہ کتب بشمول شعبہ تجوید و قراءتِ متواترہ کے قابلِ انعام طلبہ: ۱۵

درجہ حفظ کے قابلِ انعام طلبہ: ۱۴

درجہ ناظرہ کے قابلِ انعام طلبہ: ۳

○ ۱۲ ذیقعدہ کو حضرت مہتمم صاحب پیر منظور احمد صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کے سلسلہ میں سیالکوٹ تشریف لے گئے اور اگلے دن واپس تشریف لائے۔

بقیہ : دار الافتاء

لہٰذا جبکہ لوگوں کا عمل حدیث پر ہی ہے تو اس کے مقابلہ میں ابن عقیل کی ذکر کردہ کیفیت کو مسنون طریقہ بتانا اور اس کی اشاعت کرنا کوئی مفید کام نہیں بلکہ لوگوں میں تشویش اور انتشار کا باعث ہے جس سے پرہیز ضروری ہے سو شہیدوں کا ثواب اس سُنّت کو زندہ کرنے میں ملتا ہے جس کے مقابلے میں بدعت رائج ہوگئی ہو اور جہاں ایک حدیث کی جگہ دوسری حدیث پر عمل ہو رہا ہو یا حدیث کی ایک احتمالی صُورت کی جگہ دوسری احتمالی صُورت پر عمل ہو رہا ہو تو وہ موقع اس فضیلت کا محل نہیں ہے۔

فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالواحد

انوارِ مدینہ

نہ پہنچنے یا تاخیر سے پہنچنے کی شکایت حافظ محمدؐ یعقوب صاحب خادمؒ "انوارِ مدینہ" جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے کی جائے، خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

(ادارہ)